مکتوب بسلسلۂ ردِ نصیریت

جناب حسین حیدر رضوی، مدیر نشر پیغام کربلا

بسمہ سبحانہ

مکرم و محترم و عزیز من مولانا السیف صاحب

سلام علیکم و رحمۃ اللہ

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوگا۔

"شعاع عمل" پابندی سے مل رہا ہے۔ اس میں جو آپ سید العلماء السید علی نقی النقوی طاب ثراہ کی تحریریں شائع کر رہے ہیں وہ مجھ جیسے کم علم کے لئے بہت فائدے مند ہیں۔ ان تحریروں سے میرے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس قسم کی مفید تحریریں آئندہ بھی شائع کریں گے۔

ادھر نہ جانے کیوں آپ نے شعاع عمل اکٹھے تین تین ارسال کئے۔ ان کو جب میں نے پڑھا تو مارچ ۲۰۱۴ء کے شمارے میں "ردِ نصیریت" نامی تحریر پڑھنے کو ملی جس کو پڑھ کر حیرت ہوئی۔ اگر آپ اس تحریر کو مولانا کلب جواد صاحب کو دکھا لیتے تو یقین ہے کہ وہ بھی اس تحریر کو شائع کرنے سے منع کرتے۔

اس تحریر سے واضح ہے کہ عبداللہ ابن سبا ہی نصیریت کا بانی ہے۔ اور اس تحریر میں یہ بھی موجود ہے کہ عبداللہ ابن سبا کو شیعوں کے دشمنوں نے شیعوں پر ناروا تہمت لگائی ہے۔ پھر اس تحریر میں ائمہ معصومین علیہم السلام کی احادیث ابن سبا سے متعلق موجود ہیں۔ خود صاحب تحریر نے اس کے وجود کو تسلیم کیا ہے۔ المختصر یہ کہ تحریر تضادات سے پر ہے۔ ثبوت کے لئے مختصر طور پر تحریر کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیے۔ شعاع عمل کے صفحہ ۴۳ پر تحریر ہے کہ

"پھر یہ کفر امیر المومنینؑ کے زمانے میں شروع ہوا۔ جس کی ابتداء عبداللہ ابن سبا نے کی جو اصل میں یہودی تھا اور بظاہر مسلمان ہو کر ان لوگوں کے ایمان خراب کرنا چاہتا تھا اور امیر المومنینؑ نے پہلے اس کو قید کیا پھر آگ میں ڈال کر جلا دیا اور اس کے بعد اور لوگ بھی اسی اعتقاد کے ظاہر ہوئے کچھ امیر المومنینؑ کے زمانے میں جن میں مشہور ابن نصیر، ابوالخطاب یونس بن ظبیان اور مغیرہ ہیں۔"

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ ابوالخطاب دور امیر المومنینؑ میں موجود تھا لیکن شعاع عمل کے صفحہ ۲۹ پر تحریر ہے کہ

"معاویہ بن حکیم سے مروی ہے کہ اس کے دادا معاویہ بن عمار نے کہا کہ ابوالخطاب (جو حضرت علیؑ کو رب کہتا تھا) کے بارے میں مجھ کو کچھ چیزیں معلوم ہوئیں۔ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اتنے میں ابوالخطاب بھی وہاں آگیا جبکہ میں امام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔"

شعاع عمل کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ ابوالخطاب دور امام جعفر صادق علیہ السلام میں موجود تھا اور امامؑ کے پاس آتا جاتا تھا۔

شعاع عمل کے صفحہ ۴۱ پر امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول موجود ہے کہ "خدا لعنت کرے مغیرہ بن سعید پر جس نے میرے باپ کی طرف غلط باتیں منسوب کیں۔"

امامؑ کے اس قول سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغیرہ بن سعید نے امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف غلط باتیں منسوب کیں جبکہ شعاع عمل کے صفحہ ۴۳ پر مغیرہ کو دور امیر المومنینؑ میں دکھایا گیا ہے۔

میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا محمد ابن نصیر دور امیر المومنینؑ میں تھا؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر آپ نے اس غلط چیز کو کیوں شائع کیا؟ اگر آپ کا اصرار ہے کہ ابن نصیر دور امیر المومنینؑ میں تھا تو پھر ثبوت کی ذمہ داری آپ پر ہے ۔۔۔۔۔ "اگر تم سچے ہو تو دلیل لاؤ"

المختصر یہ کہ عبداللہ ابن سبا ایک افسانوی کردار ہے۔ اس کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں اور جب عبداللہ ابن سبا کا کوئی وجود نہیں تو عبداللہ ابن سبا کے تذکرے والی احادیث بھی درست نہیں ہوں گی۔ بحارالانوار میں حدیث ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ حدیث صحیح بھی ہے۔

شعاع عمل کے صفحہ ۳۶ پر تحریر ہے کہ جناب قنبر نصیریوں کو کاندھے پر اٹھا کر لاتے اور آگ میں ڈال دیتے تھے اور پھر تین لائن آگے تحریر ہے کہ قنبر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے۔

آپ ہی بتایئے ان میں کون سی بات صحیح ہے؟

گو کہ میں ایک کم علم انسان ہوں لیکن حالات امیر المومنینؑ حقیر کی نظروں سے بھی گزرے ہیں۔

دور امیر المومنینؑ میں نصیریوں کا وجود صحیح روایات میں اگر موجود ہو تو آپ اس کی اطلاع حقیر کو بھی دیں تاکہ میرے علم میں اضافہ ہو۔ دور امیر المومنینؑ میں نصیریوں کا وجود شعاع عمل کے ذریعہ ہی حقیر کو معلوم ہوا

قصہ مختصر یہ کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کا یہ قول کہ نصیریوں کے بارے میں کہ ہر شیعہ کے لئے کافی ہے کہ نصیری تمام گمراہ فرقوں سے بدتر ہیں۔

والسلام

آپ کا خیر خواہ

سید حسین حیدر رضوی ۲۷ راگست ۲۰۱۴ء

غازی پور ڈاکخانہ گوگوان ضلع شاملی ۲۴۷۷۷۳

نوٹ:۔ بہتر ہے کہ میرے اس خط کو شعاع عمل میں شائع کر دیں تاکہ لوگوں کو حق و حقیقت کا پتہ چل جائے۔

نوٹ:

ماہنامہ ’’شعاع عمل‘‘ مارچ ۲۰۱۴ء میں صفحہ ۲۹ سے ۵۴ تک ردنصیریت کے نام سے مولانا سید محمد اصغر لکھنوی کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں چند غلطیاں ہیں مضمون کی اشاعت سے پہلے کاش کہ اسے دیکھ لیا گیا ہوتا۔ میں ممنون و متشکر ہوں اپنے دیرینہ کرم فرما مفکر اسلام سید حسین حیدر رضوی مدیر نشر پیغام کربلا موضع غازی پور، پوسٹ آفس گوگوان، ضلع شاملی کا جنھوں نے اس طرف متوجہ فرمایا چونکہ نور ہدایت فاؤنڈیشن غیر اصلاحی ادارہ نہیں ہے لہٰذا بصد تشکر مکتوب کو شائع کر رہا ہے۔

آصف جائسی